


# نور افشاں

قیمت سالیانہ بلامحصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ معہ محصول لعہ

نمبر ۱۰ جلد ۵ | لودیانہ ۸ مارچ ۱۸۷۷ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی


## دستور العمل نور افشاں

دفعہ ۱ - یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار پنجشنبہ کو شایع ہوتا ہی + دفعہ ۲ - مضامین مندرجہ ذیل ہوتے ہیں + - اول آرٹیکل دینی و دنیوی + دوم مضامین مالی و ملکی جن سے فایدہ عام و خاص ہو + - سوم منقولات از اخبارات و کتب وغیرہ + چہارم مراسلات کارسپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے + پنجم اخبارات ملکی و ولایتی و گزٹ پنجاب کا خلاصہ وغیرہ + دفعہ ۳ - قیمت سالیانہ بلامحصول عہ معہ محصول لعہ ششماہی بلامحصول ۱۱ر معہ محصول عہ سہ ماہی بلامحصول ۶ر معہ محصول ۱۲ر ماہواری بلامحصول ۲ر معہ محصول ۲ر اور جو صاحب بلا اطلاع اس امر کے درخواست کریں گے کہ شروع سال سے مجکو ضرورت نہیں ہو مگر اب سے اخبار بھجوانے کی خدمت میں شروع سال سے سب پرچہ روانہ کئے جاوینگے +

## قران

قران مترجمہ شیخ عبد القادر صاحب ابن شاہ ولی اللہ دہلوی روشن حروف میں ۶۰۰ صفحہ پر چھپکر طیار ہی - اِس کتاب کے شروع میں ایک تحریر انگریزی سن تصنیف پادری ٹی - پی ہیوز صاحب مقیم پشاور کی ہی جس میں وہ اصول کہ جن سے قران کے معنے دریافت ہو سکیں ظاہر کئے جاتے ہیں اور اخیر میں ایک فہرست قران مولفہ پادری ای ایم ویری صاحب ہی - جس سے قران کی متفرق باتیں قریب دو ہزار کے ظاہر ہوتی ہیں - قیمت اسکی معہ محصول ؏ قرار پائی ہی جس کسی صاحب کو درکار ہو مہتمم مشن پریس لودیانہ سے قیمت بھیجکر منگالیں +

## نور افشاں

— صاحب اخبار ونٹس لکھنو تحریر فرماتے ہیں کہ منشی پیارے لعل صاحب جو عرصہ سے انسداد فضول خرچی بموقع شادیان ہنود میں کوشش کر رہے ہیں اب اُنہوں نے شہر بریلی میں چند کمیٹیاں اِس بارے میں مقرر کروائی ہیں خاصکر کاہنوں کے درمیان اِسبات پر بہت لحاظ ہو رہا ہی - اور ایک دستور العمل بھی طیار کیا گیا ہی جسپر بہت سے صاحبان اہل ہنود کے دستخط ثبت ہو چکے ہیں بلکہ اُسیکے موافق دو تین شادیوں میں عمل درامد بھی ہوا ہی اور سب لوگ دستور العمل مذکورہ بالا پر اتفاق کرتے ہوئے نظر آتے ہیں +

اگر یہہ تجویز ہر جگہہ منظور کیجاوے - تو یقین ہی کہ تمام باشندگان ہند کو بڑا فایدہ پہونچیگا - کیونکہ فضول خرچی جو شادیوں میں کیجاتی ہی اُس سے

طرح طرح کی قباحتیں بعد میں پیش آتی ہیں گویا ایک گھڑی کی خوشی کے واسطے تمام عمر رنج وغم میں بسر کرنی پڑتی ہی۔ کیا اچھا ہو کہ اگر ہمارے یہاں کے لوگ زمانہ حال کی تہذیب کیطرف متوجہ ہوکر کیفیت مذکورہ بالا پر غور کرکے عمل کریں +

——— اہل ہنود کے یہاں ایک دو اور دستور ہیں جنکے سبب سے بہت سے اذیتیں و مصیبتیں پڑجاتی ہیں چنانچہ ایک اخبار میں ہماری نظر سے گذرا ہی کہ فی الحال ہندوستان میں ہزاروں عورتیں جنکی عمر سات برس سے سولہ برس تک ہی بیوہ بیٹھی ہیں یقین ہی کہ ان بیواؤں کے سبب سے ہزاروں خاندان کی بے عزتی و شرمندگی ہو چکی ہوگی اور جنکی نہ ہوئی ہزار ہا فکر و تردد میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور ہر کوئی جانتا ہی کہ یہہ حالت مطلق اس سبب سے ہو رہی ہی کہ شادی بیوگان رسمی ممانعت ہی جو کوئی اس نالایق دستور کا علاج کرواوے تو منشی پیارےلعل صاحب سے زیادہ نیکنامی میں نہوا اتفاق ہوگا + دوسرا دستور جسکا انسداد کرنا ضروری ہی سن بلوغت کے پیشتر شادی کرنا ہے اس دستور کے سبب سے دستور مذکورہ کی بُرائی زیادہ ہوتی ہی +

——— فہرست قران پادری ویری صاحب نے نہایت عجیب جو اجتک اس قسم کی ہندوستان میں نہیں بنی تھی تالیف فرمائی ہی جس سے قران کا تمام احوال اور ہر ایک مقام بہ آسانی دریافت ہو سکتا ہی علاوہ اسکے اسکی ترتیب ایسے قاعدہ سے رکھی گئی ہی کہ جو جو مقام قران کے دریافت کرنے ہوں صرف ایک جگہہ سے دیکھکر معلوم ہو سکتے ہیں مثلاً گنہگاروں کی بابت دیکھنا ہو تو وہ ایک جگہہ دیکھا جاوے پھر معلوم ہو سکتا ہی کہ گنہگاروں کا ذکر تمام قران میں کہاں کہاں آتا ہی +

——— لنڈن کے اخباروں میں آجکل اسبات کا بہت چرچا ہو رہا ہی کہ جب سے دخانی جہازوں کی آمد و رفت شروع ہوئی ہی۔ تب سے شاہ ڈھومی نے خواہش ظاہر کی ہی کہ انگریزوں سے موافقت رکھنی چاہیے اور سب سے زیادہ وجہہ خواہش صلح کی یہہ ہی کہ اُسنے خبر پائی ہی کہ ویدا کے باشندوں کو اگر یہہ یقین ہو جائے کہ انگریز حملہ کریں گے تو شاہ ڈھومی کو تخت سے اوتارنے کے لئے طیار ہیں۔ اس واسطے شاہ ڈھومی نے اب سرکشی کا خیال چھوڑ دیا ہی +

معلوم ہوتا ہی کہ یہہ خیال اُسکا عارضی اپنے بچاؤ کے لئے ہی ورنہ ہمیشہ اُسکی طبیعت فساد کی طرف مایل ہونے کی سنی جاتی ہی۔ پس ایسے موقع طلب شخص سے مضبوطی کے ساتھہ عہدنامہ ہونا بہتر ہی +

——— سرحد پنجاب کی جسقدر خبر پہونچیں اُنسے معلوم ہوتا ہی کہ جنگ کی طیاریاں روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہیں اگر چار فرقے مثل حسن خیل وغیرہ سرکار کی اطاعت اختیار کرنیکا وعدہ کرتے ہیں مگر پورے طور سے وعدہ نہیں کرتے + گمان غالب ہی کہ ضرور کچھہ نہ کچھہ سرحد پر ہونیوالا ہی کیونکہ چاروں طرف سے اسباب جنگ کا بہم پہنچ رہا ہی +

مگر بعض لوگوں کا مقولہ ہی کہ شاید جنگ نہو اور یوں ہی سرحدی لوگ اطاعت اختیار کرینگے +

## بقیہ اُن خاصیتوں کا بیان جو خلق کے متعلق ہیں

## خطاپوشی

مسیحی لوگوں میں خطا کا بخشنا اور دشمنوں کو پیار کرنا بھی ایک مقدم فرض ہی۔ اسی واسطے اگر تم یسوعی ہوا چاہو اور اس پاک لقب کا دعوی کرو تو ہرگز لوگوں کی طرح ایک دوسرے کی عیب جوئی نہ کیا کرو۔ بدی کے عوض میں بدی کرنی اور گالی کے عوض گالی دینی مسیحی کا کام نہیں بلکہ جو کوئی تمہیں لعنت کرے اُسکے لئے برکت مانگنی تم پر فرض ہی۔ دشمنوں کو پیار کرکے مسیحی مذہب کی توقیر کرنی تمہارے لئے عین راحت ہونی چاہئے بلکہ جو لوگ تمہاری بُرائی چاہتے ہیں اُن پر رحم کھانا اور اُن کی بُرائیوں پر افسوس کرنا مناسب ہی اگر کسی وقت لوگ تمہیں ایسا ستاویں اور اس قدر دُکھہ دیویں کہ تمہارا دل بے اختیار بدلہ لینے کو مستعد ہووے اور اپنے بچاؤ کے لئے حاکم کے پاس جانے کی ضرورت سمجھو تو وہاں بھی تحمل کرنا اور بخش دینا واجب ہی۔ بعضے اوقات ایسا بھی ہوگا کہ بے دین آدمی تمہیں ستاوینگے اور صرف تمہارے جسم کو ایذا دیکر راضی نہووینگے بلکہ جان کے خواہاں ہوں گے۔ بدیں غرض کہ تم مسیحی ایمان کو چھوڑ دو ایسے موقع پر بھی مسیحی پاکیزگی اور بخشش یہاں تک غالب ہونی چاہیے کہ ایسے دشمنوں کو بھی معاف کرنے پر مستعد ہو۔ اگلے زمانہ میں شہید لوگ جلتے تنور میں عین سوزش کے وقت اپنے دشمنوں کے لئے دعا مانگتے تھے کہ خدا اُن کے گناہ اُن پر نہ ڈالے اور انکو توبہ بخشے اور بہشت کے آرام اور خوشی میں داخل



کرے۔ پس اِسی ایک بات پر دشمنوں کو پیار کرنے اور اُنکی خطا کو معاف کرنے کو ہم ختم کرتے ہیں *

اگر ایسی بخشش کے سبب پوچھو یا ایسی طبع کی ضرورت کے باعث چاہو تو خدا کے رحم اور محبّت کی طرف ہم اِشارہ کرتے ہیں کہ خدا نے اپنی سلطنت میں گنہگاروں کو ہلاک نہیں کیا بلکہ اپنے دشمنوں کو بچانے کی تدبیر کی۔ اِسی پر خیال کرکے حسد کی جڑ تمہارے دل میں ہرگز نہ رہنی چاہئے بلکہ بغض کا شعلہ بھڑکتے ہی اُسکو بُجھا دینا واجب ہے۔ خدا نے جس طرح تمہیں معاف کیا تم بھی ویسا ہی اپنے دشمنوں کو معاف کرو نہیں تو تمہاری طبیعت خدا کی طبیعت کے موافق ہرگز نہو گی۔ ایسی طبیعت کے رکھنے سے مسیحی مذہب کی بڑائی ہے اور خدا کو جلال۔ خدا غصّہ کرنے میں دھیما ہے اور برداشت میں بڑا اور رحیم اور نہیں چاہتا کہ کوئی ہلاک ہووے بلکہ برسوں تلک رحم کرکے گنہگاروں کی بازگشت کا خواہاں رہتا ہے۔ پھر بھی جب وے توبہ نہیں کرتے اُن سے نفرت کرکے اُنکو ہلاک نہیں کرنا چاہتا۔ اپنے سورج کو بھلے اور بُرے پر روشن کرتا ہے اور رزق سے کسی گنہگار کو محروم نہیں رکھتا۔ چاہئے کہ یہہ طبیعت خدا ایمانداروں کے دلوں میں ایسی ضرب لگا دے کہ ہرگز اپنے دشمنوں سے اِنتقام لینے کا قصد نہ کریں۔ جیسا پولوس حواری لکھتا ہے کہ بدی کے عوض میں کسی سے بدی نہ کرو اگر تم سے ہو سکے تو تا مقدور ہر اِنسان سے ملے رہو اپنا اِنتقام مت لو بلکہ غصّہ کی راہ چھوڑ دو۔ اِنسا نکی نجات میں بھی طبیعت خدا کی مستعمل ہوئی ہے اور اُسپر غور کرنے سے مسیحی اپنے آپکو خدا کی طرح دشمنوں کو پیار کرنیوالا بناویں۔ خیال کرنا چاہئے کہ اگر خدا اپنے دشمنوں سے خفا ہو تو ہم ہرگز بچ نہ سکتے کیونکہ ہم بھی اُس کے دشمنوں میں شامل تھے اور بدخلاقی اور گناہ میں اور شریروں کے برابر تھے۔ پر خدا نے رحم دکھلایا اور فضل سے اپنے دشمنوں کو بچایا اُن میں ہم بھی بچ گئے۔ اگر تم اپنے تجربہ سے خدا کی رحمت کو دیکھو اور سمجھو کہ کس طرح اُسنے تم پر رحم کھایا جب تم غفلت اور گناہ میں مبتلا تھے کیسی کیسی بُری طرح سے دنیا سے اپنی خوشی حاصل کرتے تھے اور کبھی بھولے سے بھی یہہ خیال نہیں کرتے تھے کہ میرا خالق اور معبود کون ہے اور کہاں ہے۔ اُس حالت میں خدا نے تم پر صبر کیا اور غضب کی جگہہ میں رحمت آشکارا کی اور روح القدس کے فضل سے تمہیں جگا کر تمہارے دل کی آنکھوں کو روشن کیا اور گناہ تمہارے تم کو دکھلائے اور مسیح کی نجات کی فضیلت تم پر ظاہر کی اور بخشش اور نجات کے اُمیدوار کرکے پاکیزگی کی راہ پر ترغیب دی اور آجتک تمہارے گناہ نہیں یاد کئے بلکہ ساری برکات رحم سے عطا فرماتا ہے۔ پس تم بھی اپنے دشمنوں پر پیار کرنا سیکھو۔ اگر کسی وقت خفگی یا اِنتقام کی طبع تمہارے دل پر غالب آوے تو خدا کے صبر اور اُسکی محبّت کو اپنے آپ پر دیکھکے اُس طبیعت کے شعلہ کو پیار کے پانی سے بجھاؤ اور شکرگذاری ظاہر کرو *

خداوند یسوع مسیح کے نمونہ پر لحاظ کرنے سے بھی یہی نصیحت آسکتی ہے۔ دیکھو اُس نے اپنے دشمنوں پر کس طرح پیار کیا اور جن لوگوں نے ملکر اُسکو اذیت دی اور جان سے مارا اُن کے لئے بھی اُس نے دعا مانگی اور اُن کی بہتری چاہی۔ جب اپنے شاگردوں کو دعا مانگنی سکھلائی یے الفاظ اُس میں مندرج کئے کہ ہمارے قرض کو معاف کر کہ ہم بھی اپنے قرضداروں کو معاف کرتے ہیں۔ پس یہہ دعا تم ہرگز اپنی زبان پر نہیں لا سکوگے اور خدا سے برکت نہیں مانگ سکوگے جب تک اپنے دشمنونکو معاف نہ کرو بلکہ جو لوگ دشمنوں کو معاف نہیں کرتے وے اپنے عملوں سے اِس دعا کے مانگنے کے لائق ہووینگے کہ اَی خدا ہماری خطا معاف نہ کر کیونکہ ہم اپنے خطاکاروں کو معاف نہیں کرتے۔ اور جو لوگ اپنے دشمنوں سے نفرت رکھتے ہیں حقیقت میں ایسا ہی جواب اپنی ایسی دعا میں پاوینگے۔ دیکھو کیسی سخت طرز خدا نے تمکو واسطے معافی خطائے دشمنوں کے بتلائی ہے۔ پس ہم پر یہہ فرض نہایت ضروری ہے اور خدا کے فضل کا تمہارے ساتھ وعدہ ہے۔ اگرچہ دشمنوں کو معاف کرنا اِنسان کی اِنتقامی طبع سے محال ہے پر فضل کی مدد سے ممکن ہو سکتا ہے۔ روح قدس اُس کو آسان کر دیتی ہے اور محبّت کی روح تمہاری نفرت کی روح پر غالب آویگی۔ افلاطون نے اِس مقدمہ میں اپنے شاگردوں کو یوں نصیحت کی کہ تم اپنے دشمنوں کے خیال اپنے دل کے صفحہ سے مٹا ڈالو تا کہ اُنکی شبیہ تمہارے دل میں کبھی نہ آوے۔ پر مسیحی لوگوں کو معلوم کرنا چاہئے کہ یہہ خیال اُسکا تکبر سے تھا کہ دشمنوں کا خیال دل کے صفحہ سے اُٹھا لیویں۔ خدا کا فرض یہہ ہے کہ دشمنوں کی دشمنی کو معاف کرو اور اُن کے جسم اور جان کو پیار کرو اور جس قدر تم سے بھلا ہو سکے اُن سے سلوک کرو۔ یہہ خیال آسمانی ہے اور فیلسوف کا خیال دنیاوی عقل سے تھا * رباعی * دلکو رکھے دشمنی سے پاک وصاف

دشمنوں کی بھی خطا کیجے معاف ۔ تو نکوئی کر وہ خود باز آئیگا ۔ جو بدی اور ہجو سے رکھتا ہو لاف ۔

# منقولات

## لاہور کا کالج زبانہائے مشرقی

ہمارے بیدار مغز اور فاضل گورنر جنرل لارڈ لیٹن صاحب بہادر نے موقع اجتماع قیصریہ دہلی پر جو کچھ رائیں ہمارے ملکی بیت العلوم کی موجودہ حالت اور منصب پر اور پیشگوئیاں اُسکے آیندہ وقار و اعزاز اور فوائد و فیوض کی نسبت فرمائی تھیں وہ ایسی درست ہیں کہ اُنکا بادی النظر ثبوت خود یونیورسٹی کی پچھلی کامیابیوں اور کارروائیوں اور اُسکی روز افزوں ترقیوں سے ہوتا ہی ۔ لارڈ لیٹن صاحب کی اِس پیشگوئی کے ظہور میں آنیکا زمانہ اب یقیناً بہت بعید نہیں رہا کہ پنجاب کا یہہ بیت العلوم اپنے منافع عام و فیضان جاری سے محسود ہندوستان کی تمام یونیورسٹیوں اور بیت العلوم کا ہوجاویگا اور ایکدن وہ ہوگا کہ خطۂ ہندوستان کے ہر قطعہ کا آدمی جسے مسافر سے تشبیہہ دیجا سکے اِس بارآور شجر اور بلند اور سایہ دار درخت کی ٹھنڈی اور سوہانی چھاؤں میں آ کر بیٹھیگا ۔ اپنا مشام دل اُسکی عنبر لپٹ اور موثر و خوش آیندہ مہک سے شگفتہ اور تروتازہ کریگا ۔ اور مذاق جان اُسکے لطیف و نفیس میووں سے شیریں کام بناویگا ۔ بس ہمارے ملک کا یہہ چشمۂ فیض جاری ملک کے تشنہ لبونکو کیا کچھ سیراب نہ کریگا ۔ اور اُنکے مزرع اُمید کو کیسا کچھ شاداب نہ بناویگا ۔ اُسکے استحکام اور ترقی میں کیا کچھ ترقی ہمارے ملک کی شایستگی اور تہذیب کی اور اُسکے باعث وقار و عزت ہمارے ملک کی بمقابلہ یورپ کے ملکوں کے نہ ہوگی ۔ اور یہہ خیال کیسا کچھ باعث ہمارے دلی فرحت اور تقویت کا نہ ہوگا کہ یہہ کام ہمارا اپنا ہی کیا ہوا ہی اور اگر اُسکی کچھ تعریف ہی تو سمجھ لینا چاہئے کہ ہماری ہی کیونکہ ہم اُس سے اور وہ ہم سے جدا اور علیحدہ نہیں ۔

ہمارے اِن خیالات کو جو مبنی ایک فاضل اجل اور شاعر نازک خیال کے خیالات پر ہیں انڈین پبلک کے حال کے ایک آرٹیکل کے معاینہ سے تقویت تازہ حاصل ہوئی ۔ ملک کا ہر ایک خیرخواہ اور قوم میں ترقی یافتہ خیالات کو دیکھ کر خوش ہونیوالا اِس خوشخبری کو سنکر دلی مسرت ظاہر کریگا کہ لاہور اورینٹل کالج یعنے کالج علوم مشرقی کا انتظام تعلیم و تعلم اب ایسے ڈھنگ اور ایسے آئین پر کیا گیا ہی جس اصلی اور عملی طور کے فوائد ہمارے ہم وطنوں اور اہل ملک کو پہونچینگے ۔ یہہ فواید بطور امر صریح اور آشکار ایسے طور کے ہیں کہ ہندوستان کے کسی اور مدرسہ یا بیت العلوم یا کالج وغیرہ سے یا کسی عام مجلس یا عام جلسہ کے ذریعہ سے حاصل ہونے ممکن نہیں ۔ یہہ عدم امکان اس ملک کے مدارس وغیرہ کی صورت میں ایسا ظاہر اور آشکار ہی جیسے آفتاب وسط النہار میں اور مجوزہ تجاویز کا پُر منفعت اور ٹھیک ٹھیک مطابق اور موافق ہمارے ملک کی خواہشوں اور واقعی ضرورتوں کے ہونا ویسا ہی صاف اور صریح ہی اور کسی درجہ اُس سے کم صریح نہیں ۔

ہمارے ہمعصر لکھتے ہیں کہ اورینٹل کالج کا آیندہ انتظام ایسا کیا گیا ہی کہ اُس میں دیسی لوگوں کو آیندہ ضروریات زندگی کے مطابق ایک عملی طور کی تعلیم دیجاوے یعنے ایسی تعلیم جس سے علوم متعارفہ کی تحصیل کے بعد اور درجہ ہائے علمی سے فراغت حاصل کرکے آدمی اگر حکیم بنا چاہے تو حکیم بنے ۔ قاضی بننا چاہے تو قاضی بنے ۔ امام ہونا چاہے تو امام ہو ۔ وکیل چاہے تو وکیل ۔ انجنیر چاہے تو انجنیر ۔ مُلّا چاہے تو مُلّا ۔ اور طالب العلم رہنا چاہے اور منتہی ہونیکی خواہش رکھے تو پڑھے جائے ۔ کتابکا کیڑا ہورہے فیلوشپ اور سکالرشپ مزے سے بیٹھا پائے ۔ اور ترجمہ یا تالیف یا تصنیف میں مدد دے جو مطالب اور اغراض اورینٹل کالج کے اس جدید انتظام سے ہیں ہمارے انگریزی ہمعصر صاحب انڈین پبلک اوپنین نے صراحت کے ساتھ لکھے ہیں چنانچہ ہم اُن کے آرٹیکل کا ترجمہ اِس موقع پر درج کرتے ہیں اور اپنی طرف سے اِس امر کے لکھنے کی ضرورت سمجھتے ہیں کہ یہہ کالج جدید انتظام سے درحقیقت ایک بڑا معاون اور قوی آلہ ملک میں شایستگی کے پھیلانیکا ہوگا ۔ جو لوگ اس ملک کے مروجہ پیشوں اور علاقوں کے حصول میں سہولیت چاہتے ہیں اُن کے لئے یہہ کام ایک نعمت غیر مترقبہ ہی ۔ خضر کا کام اُن کے حق میں کریگا ۔ اکسیر اعظم کا خاصہ رکھیگا کہ جاہل اَن پڑھ کو جو پتھر کی مثال ہی عالم مہذب و فاضل اجل بناکر اُسکے مکدر جوہر عقل کو جلا دیگا ۔ اور اُسکے زنگ آلود آہن طبع کو زر خالص کی کیفیت میں لائیگا ۔ کیا اچھی بات ہوگی کہ سرکاری دفتروں کے لئے گھڑے گھڑائے







اور چلتے ہوئے منشی ملینگے۔ اُن منشیوں سے ہماری عدالت نجات حاصل کریگی جنکی نہ انشا درست ہے نہ املا صحیح۔ خط دیکھو تو سبحان اللہ۔ طرز عبارت دیکھو تو ماشاء اللہ۔ جسے آپ ہی سمجھیں تو سمجھیں دوسرا کچھہ مطلب پاجائے یا سمجھ جائے تو مجال کیا ہے۔ بڑے بڑے عہدوں پر اتفاقات حسنہ سے پہونچ گئے ہیں لیکن چار سطریں اُردو کی بھی مطلب خیز و معنی انگیز اور صحیح نہیں لکھہ سکتے۔ یہہ لوگ وہ ہیں نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے۔ کیا انہیں تعلیم یافتہ کہہ سکتے ہیں نہیں۔ کیا انہیں قانون دان کہہ سکتے ہیں۔ نہیں۔ کیا انہیں سوسائٹی اور ملک کا خیر خواہ اور مفید رکن کہہ سکتے ہیں۔ نہیں۔ پھر فرمائے کہ ہیں یہہ کون۔ اِسکا جواب ہمارے نزدیک یہہ ہے کہ یہہ لوگ اہل دنیا بلکہ یوں کہو کہ ابن الغرض ہیں جنہیں اپنا مطلب نکالنا خوب آتا ہے ملک اور اہل ملک جہنم میں جائیں یہاں مطلب سعدی دیگر است کا معاملہ ہے۔ پس کیا خوشی کی بات ہوگی اور ہمارا ملک کیا کچھہ خوش نصیب ہوگا اور کیسی کچھہ اُسے واقعی تقویت پہونچیگی کہ ہم بجائے نیم ٹر فارسی خانوں یا نیم ٹر انگریزی دانوں کے واقعی لایق اور مستعد اشخاص دیکھینگے جو ہمارے ملک کے لئے باعث فخر ہوں گے اور نمونہ تہذیب و شایستگی کا ملک میں قایم کرکے تمام ملک کو فایدہ پہونچائینگے۔ اور ہم لوگوں سے یہہ کلنک کا ٹیکا پوری طرح سے رفع کردینگے کہ ہندوستانی نیم وحشی ہیں ✣

ایسی ہی صورت اُن لوگوں کے ساتھہ ہوگی جو قاضی بننا چاہیں اور شرع اسلام میں مہارت تامہ حاصل کرنیکی خواہش رکھیں جو مہذب بننے کی آرزو رکھیں اور دھرم شاستر و ساکشر و دبید میں پوری استعداد حاصل کریں۔ ہمارے موجودہ انگریزی حکام ہمارے مسایل مذہبی کی نسبت صحیح رائے قائم کرنے کی استعداد اور قابلیت امکانًا ہرگز نہیں رکھہ سکتے گو وہ اور طرح کیسے ہی افلاطون زمانہ اور ارسطا طالیس وقت کیوں نہ ہوں۔ پس کیا خوشی کی بات ہوگی کہ یہہ لوگ اِن غلطیوں سے بچانے میں امداد موثر دینگے اور اُنکی قابلیت و لیاقت و جامعیت سے ملک اور سرکاری عدالتیں اور گورنمنٹ فائدہ اٹھاوینگے اسیطرح اور قسم کی عملی تعلیم کا بھی انتظام کیا گیا جس سے ہمارے ملک کے لوگوں کو واقعی اور اصلی طور کے فوائد پہونچینگے۔ اِن سب امور سے علاوہ ایک مدرسہ انجنری کے قائم کرنیکی تجویز ہے جسکی پنجاب میں نہایت ضرورت ہے اگر ایسا مدرسہ اِس شہر میں قائم ہوجاوے تو یقینًا یہاں کے طالب العلموں اور نوجوانوں کو ترک وطن کرکے روڑکی جانیکی ضرورت نہ رہیگی۔ اگر ایسا ہوا تو اہل پنجاب کے لئے یہہ ایک اور بڑی بھاری خوشی اور مبارکبادی کی بات ہے۔ اب ہم اپنے لایق اور فاضل انگریزی ہمعصر کے آرٹیکل کا ترجمہ کرتے ہیں جس سے انتظامات مجوزہ کے حالات مفصل اور مشرح معلوم ہونگے۔ ناظرین ان تجاویز سے خود اندازہ اُن کے پرمنفعت ہونیکا کر سکینگے ✣

## اوری اینٹل کالج لاہور

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اوری اینٹل کالج لاہور یعنے کالج علوم مشرقی کا انتظام از سر نو بلحاظ تعلیم کے کیا گیا ہے علاوہ تعلیم عام علوم یعنے تاریخ جغرافیہ طبیعات علم انتظام مدن و ریاضی کی ایک تعلیم عملی طور کی جو ملک کے غذاق اور مطلوبات کے مناسب حال ہوگی مولویوں پنڈتوں اور منشیوں کو دیجاوے گی جنہیں اُن کے قدیم علوم اور زبانوں یعنے عربی و سنسکرت و فارسی میں بہ نسبت سابق بھی نہایت عمدہ اور وسیع تعلیم دیجاتی ہے یا اس مطلب کو ہم یوں ظاہر کر سکتے ہیں کہ جن لوگوں کو کالج سے خطاب منشی کا ملیگا اُنکی تعلیم صرف عام قسم کی ہی نہ ہوگی اور اُن کو صرف فارسی ہی کا علم پورا اور مکمل حاصل نہ ہوگا بلکہ انہیں کار منشی گری کی ہر ایک شاخ میں مہارت حاصل کرائی جائیگی اور تحریر عرضی سے لیکر ترتیب مثل تک انہیں کام سکھایا جائیگا۔ نیز انہیں صرافوں اور بیوپاریوں کے حروف اور الفاظ بھی سکھائے جائینگے اور بہی کھاتہ وغیرہ کا ڈھنگ بھی بتایا جاویگا جو صراف و بیوپاری اس ملک کے رکھتے ہیں جب یہہ سب باتیں انہیں حاصل ہوجائینگی تو ممکن ہوگا کہ کالج چھوڑتے ہی وہ کسی سرکاری فارسی دفتر میں کام کر سکیں۔ اِسبات کا لکھنا ضرور نہیں کہ انہیں خاص تعلیم اُردو میں دیجاویگی جو اس ملک کی عدالتوں کی زبان ہے اور جنہیں اکثر فارسی خواں کامل استعداد کے نہیں پائے جاتے جب یہہ صورت ہوجاویگی تو پنجاب یونیورسٹی کی اسناد لیاقت منشی صاحب اسناد کی قابلیت و جامعیت خدمات سرکاریکا حال اُنکی حیثیت محرر و سر رشتہ داری وغیرہ میں خود ہی خوب بتا سکینگی ✣

اسیطرح مولویوں کو گنجایش اسبات کے پسند کرلینے کی ہوگی کہ آیا وہ کوئی خاص پیشہ اختیار کرنا

چاہتے ہیں یا صرف اپنے قدیم اور متبرک علم و زبان کے حاصل کرنے پر اکتفا کرینگے۔ اگر وہ دیسی حکیم کا پیشہ اختیار کرنا چاہینگے تو وہ اُسی طریقہ پڑھائی پر چلینگے اور اُن لکچروں کو سنینگے جو خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان صاحب آنریری سول سرجن عرصہ سے نہایت کامیابی کے ساتھ دیتے ہیں۔ یا شاید ایسا ہو سکیگا کہ حکام ہمارے عمدہ میڈیکل سکول لاہور کے اُنہیں اور زیادہ تر سہولتیں اس مدعا کے حاصل کرنے کیلئے دیویں۔ اگر وہ قاضی بننا چاہینگے اور اُنکا منشا یہہ ہوگا کہ مسائل وراثت و نکاح و دیگر معاملات مذہبی و خانگی کے فیصلہ کے قابل ہو جاویں جنہیں انگریزی عدالتیں پورا انصاف دینے کے قابل کبھی نہیں ہو سکتیں اور جنکی نسبت ہم ہمیشہ سفارش اس امر کی کرتے رہے ہیں کہ وہ ایسے حکام کے سپرد کیجاویں جنکے فیصلجات میں مذہبی زور ہو تو اُنہیں لکچروں کو سننا ہوگا جنمیں تلقین نہ صرف اُن کے اپنے مذہبی قانون کی ہوگی بلکہ اصول قانون اور اصول انتظام و قوانین ہندوستان کی ہوگی۔ اور علاوہ اسکے اُنہیں عملی جماعت میں بھی حاضر ہونے کا موقع دیا جائیگا جسکی ہفتہ میں ایک دفعہ تعلیم دیجاتی ہے اور جسمیں مسلہ ہائے قانونی کی نسبت بحث بہ نگرانی ایک نہایت لایق قانون دان کے کیجاتی ہے اگر مولوی سرکاری نوکری خواہ مدارس جنگی میں حاصل کرنا چاہے جہاں وہ شایستگی اور سرکاری حکومت کے لئے ایک محل تقویت کا ہو سکتا ہے کیونکہ بوجہ اُسکی بزرگی اور تعظیم کے اُسکی تعلیم اول درجہ کا اثر رکھیگی یا اگر وہ سررشتہ تعلیم کی ملازمت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اُسے فن مُلّائی میں عملی طور کی تعلیم دیجائیگی تاکہ اُس فن میں پورا ماہر ہو جاوے ✦

اگر وہ چاہے کہ اپنے آپکو تحصیل علوم و سائنس کے لئے وقف کر دے تو اُسے اختیار ہے کہ اپنے قدیم علوم اور دیگر علوم کی تحصیل کرتا رہے اور سکالرشپ یا فیلوشپ حاصل کر کے اپنا وقت تصنیف یا تالیف یا ترجمہ کتب ہائے مفیدہ علمی میں صرف کرے یا اپنے ملک کے لوگوں میں بحیثیت ایک روشن ضمیر اور بیدار مغز مُلّا یا امام یا ہادی کے واپس چلا جائے ورنہ صرف اس حیثیت میں کہ وہ ایک متعصب شخص ہو اور ہماری گورنمنٹ سے نفرت کرے اور اس سے بھی زیادہ جہالت کی باتیں کریں یہی انتظام پنڈتوں سے بھی متعلق ہوگا اور اُس میں تبدیلی صرف اسقدر ہوگی کہ مطلوبات اہل ہنود کے اور اُنکی تعلیم سنسکرت مسلمان طالب علموں کی تعلیم سے مختلف ہے الّا جہانتک کہ اُن کے آیندہ علمی یا پیشہ کا فایدہ اور منصب متعلق ہے ایک ہی ہوگی۔ علاوہ سہولت ہائے مندرجہ بالا کے جسکا ہمیں یقین ہے یہہ نتیجہ ہوگا کہ سرکار کو کارگذار اور ہوشیار ملازم ملیں اور لوگوں کو اُنہیں میں سے روشن ضمیر اور مہذب اشخاص میسر ہوں اورینٹل کالج کے متعلق ایک مدرسہ انجنیری کے عنقریب قایم کرنیکی تجویز ہے جسمیں مقامات بیرونجات کے طالب العلم بھی داخل ہو سکینگے ✦

اس امر کا لکھنا بلا ضرورت ہوگا کہ انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے لئے سہولتیں بخشی جاوینگی اگرچہ انگریزی کی تعلیم بطور ایک خاص تعلیم کے ہوگی اور وسیلہ ایسا نکالا نہ ہوگی کہ وہ علمی معلومات کے حاصل کرنیکا ذریعہ اور وسیلہ بنائی جاوے پس اس صورت سے لاہور اورینٹل کالج جو پنجاب یونیورسٹی کے ماتحت ایک اول درجہ کا مدرسہ ہے تعلیم اوستادوں لاماموں قانون دانوں انجنیروں حکیموں اور طالب العلموں کی کریگا جنمیں انگریزی طور پر تعلیم حاصل کرنیکی وجہ سے اونکے ہموطنوں کے ساتھ کوئی امر فاصل نہ ہوگا بلکہ جنکا رسوخ تہذیب و شایستگی کے پھیلانے میں بہت ہوگا ہمیں یقین ہے کہ اگر یہہ کالج اسیطرح جاری رہیگا جسطرح کہ وہ شروع ہوا ہے تو اسکا اثر ملک کی تہذیب و شایستگی میں بہت ہوگا اور اب سے زیادہ اوسمیں طالب العلم سرحد اور وسط ایشیا سے آوینگے اور جب وہ طالب العلم واپس اپنے اپنے وطنوں کو ترقی یافتہ علوم مشرقی کے ساتھ جاوینگے اور اوسپر علوم مغربی کی چاشنی زیادہ ہو جاویگی تو وہ ہماری شایستگی کے شایع کرنیمیں رہنما کے طور پر کام کرینگے کیونکہ لوگ اونکا آنا رحمت کا آنا سمجھینگے اور اونکی نہایت قدر کرینگے ✦ (ازاخبار عام)

---

# اخبارات مُلکی و ولایتی

کوہاٹ ۵ فروری کو بعض آفریدی کوٹل کی چوٹی پر نمودار ہوئے اور ڈھول بجا کر پولیس کے منار پر بندوقیں چلانے لگے مگر بے فایدہ۔ دو گھنٹے تک اسی طرح یہہ لوگ بندوقیں چلایا کئے اور اُسوقت سپاہیان پولیس مسلح طیار رہے۔ مردمان حسن خیل اپنے کاروبار تجارت میں مصروف ہو گئے ہیں اور رکلہ سعدہ منارہ بنا رہے ہیں۔ حسن خیل والوں نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس اس مضمون کی ایک عرضی بھیجی ہے کہ آفریدیان گزرنے اُن کے پاس ایک



جرگہ ہر درخواست کے ساتھ بھیجا ہی کہ وہ دو ماہ کوئی جبر یہ حرکت یا مخالفت نکریں۔ کہتے ہیں کہ یہہ درخواست نامنظور ہوئی اسلئے آفریدیان مذکور ناراض ہو گئے اور عنقریب بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ آئیدہ بہت کچھ حسن خیل کی کارروائی پر منحصر ہی اگر یہہ لوگ اپنے اقرار کے سچے نکلے اور اُنہوں نے فرقہ گالیا کو جنکے ہاتھ میں گزر مذکور ہی فرقہ جبار سے جدا کر دیا یا فرقہ جبار کو فرقہ گالیا سے علیحدہ کر دیا تو وہ نہ صرف آفریدیان گزر ہی کو کچل ڈالینگے بلکہ افسروں میں بھی ایک بڑا نقص پیدا کر دینگے جو وہ اپنے منصوبے بدلے بغیر دوسری صورت میں نہ اُٹھاتے۔ سنار مذکور جانے سے اور آفریدیوں کے پاس جرگہ بھیجنے سے ہمیں اُن کے خلوص دل کا ثبوت ملتا ہی۔ مگر اُن کے راستے ابھی تک بند ہیں اور بڑے بڑے گانوں میں گورنمنٹ کے ایجنٹ اِس مطلب کے واسطے مقیم رہینگے کہ نقض اقرار ناجات میں نہونے پاوے۔ مگر اِس آخری بات سے وہ مخالف ہیں تا وقتیکہ قطعی طور پر معاملہ طے ہو جاوے ✤

**لنڈن۔** ۲۲ فروری ۱۸۷۸ع ـ کہتے ہیں کہ دفتر جنگ کمیٹی کا غالب نتیجہ یہہ ہوگا کہ جنرل افسروں سے ۶۵ سال کی عمر میں واجب طور پر استعفاے لیا جائے ✤

**قسطنطنیہ۔** ۲۱ فروری۔ سرکاری بلیٹن میں لکھا ہی کہ سلطان روم کی بیماری کی جو خبر لکھی گئی تھی وہ بیماری صرف دانت کا درد تھا اور اب اُس سے سلطان موصوف نے شفا پائی اور یہہ جو افواہ ہوئی ہی کہ وزیر اعظم سلطنت روم بدلا جائیگا سو اُسکی کچھ اصل نہیں ہی ✤

**سینیٹ پیٹرسبرگ۔** ۲۵ فروری۔ یہہ جو افواہیں ہو رہی ہیں کہ فوج روس دریاے پرتھ سے عنقریب عبور کرنے والی ہی اس سے یہاں کے لوگ انکار کرتے ہیں۔ ٹرکی کے بارہ میں جو کارروائی روس والے آخر کار اختیار کرینگے وہ اُن جوابوں پر منحصر ہی جو مختلف سلطنتیں روس کے سرکلر مورخہ ۴ فروری کے جواب میں بھیجینگے۔ اور نیز اُن حالات پر جو آئیندہ قسطنطنیہ میں پیدا ہوں ✤

**قسطنطنیہ۔** ۲۰ فروری۔ شاہ ایران نے باب عالی کو یقین دلایا ہی کہ حد پر ایران کی فوج کا جمع ہونا صرف ترکمانوں کی تادیب کے واسطے ہی۔ ٹرکی اور سرویہ کی صلح اِس بنیاد پر ہوئی ہی کہ سرویہ کی جو سرحد جنگ سے پہلے تھی وہ ہی قایم رہے اور مدت مہلت جنگ کی ختم ہونے سے ۱۲ روز کے بعد فوج ٹرک سرویہ کو خالی کر دے۔ کوئی باضابطہ عہد نامہ نہیں لکھا گیا لیکن باب عالی سے پرنس میلان کے پاس ایک فرمان جدید بھیجا جائیگا۔ ٹرکی اور مانٹینگرو میں صلح کے باب میں گفتگو شروع ہوئی ✤

**سینیٹ پیٹرسبرگ۔** ۲۷۔ روس کی گرینڈ کونسل (مجلس کلان) کل کے اجلاس میں جس میں زار روس پریسیڈنٹ تھے اور جنرل اگناٹیف صاحب موجود تھے کہتے ہیں کہ یہہ امر فیصل ہو گیا کہ روسی فوج اپنے اپنے اصلی مقاموں میں چلی جائے اور طیاری جنگ موقوف کیجائے بشرطیکہ مانٹینگرو اور سرویہ ٹرکی کے ساتھ صلح نامہ پر دستخط کر دے ✤

**بلگریڈ۔** ۲۰۔ آج سرویہ کی پارلیمنٹ کے اجلاس شرائط صلح نامہ درمیان ٹرکی و سرویہ منظور ہو گئیں ✤

**کابل** میں افواہ ہی کہ اگر امیر کابل کو انگریزی گورنمنٹ سے جواب اچھا ملا تو وہ فوراً روس سے لڑائی شروع کریگا اور اگر برخلاف اُسکے مطلب کے جواب آیا تو اُس حالت میں وہ روس سے مہربانی کی درخواست کریگا اور بشمول روس انگریزوں سے لڑیگا ✤

**روانگی فوج** ۱۳۔ فروری کو رفل برگیڈ اپنے بال بچے راولپنڈی میں چھوڑکر کوچ کر گئے گرمی میں وہ بال بچے مری کے پہاڑوں میں رہیں گے ✤

**تحقیق** طور پر خبر ملی ہی کہ کرم کے راستہ میں ایک قلعہ تعمیر کیا گیا ہی جس سے راستہ شہر غزنی متعلق ضلع قندھار میں جانیکا ہو گیا ہی اسی راستہ ہو کر سر لوئس پلی صاحب معہ مضبوط سپاہیوں کے افغانستان میں داخل ہوں گے ✤

**راولپنڈی** اور کوہاٹ کے باردانہ کے جمع کرنے میں کمسریٹ بہت کوشش کر رہی ہی اونٹ والے ساربانوں کو ایک لاکھ روپیہ مہینے کے نوکر رکھکر واسطے میدان لڑائی کے طیار کر رہی ہی ✤

**قلات** کے معاملات باختیار فارن آفس زیر حکم میجر سنڈیمن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کے ہیں چند روز میں سنڈیمن صاحب پنجاب ہو کر مکران کو جائیں گے ✤

## لودیانہ

اِس ہفتہ میں اگرچہ اور سب طرح سے امن امان رہا الاخاص میونسپل کمیٹی گھر کے پاس ہزاروں عورتیں مٹی کے مٹکوں پر چوڑے بازار میں سے گاتی ہوئی جاتی رہیں ✤

اے جہالت تو لودیانہ سے کیوں تشریف نہیں لیجاتی معلوم نہیں ہوتا کہ تونے کتنی مدت کا ٹھیکہ لیلیا ہی ✤

# اشتہار

## میلہ مویشی بمقام ہوشیارپور

از کچہری کلکٹری ضلع ہوشیارپور بحکم مسٹر کولڈسٹریم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر میلہ مویشی بمقام ہوشیارپور ۲۵ لغایت ۲۷ مارچ ۱۸۷۸ع تک رہیگا اور اس میلہ میں انعامات مندرجہ ذیل عطا کئے جائینگے۔ اور یہہ بھی درج کیا جاتا ہے کہ جو لوگ اس میلہ میں مویشی اپنی یا اور کسی قسم کا مال لاوینگے ان سے کسی قسم کی فیس بابت ادخال میلہ یا فروخت مال نہ لیجاویگی الا بیوپاریان و مالکان کو فوراً بوقت آنے سکرٹری کمیٹی ہوشیارپور کیواسطے ادخال میلہ کے درخواست کر کے ایک ٹکٹ حاصل کرنا ہوگا اس ٹکٹ کے ذریعہ سے انکو میلہ میں جگہہ دیجاویگی۔

## تفصیل انعام مجوزہ

| نام | تعریف اقسام | تفصیل انعام (اول دویم سوم چہارم) | نام | تعریف اقسام | تفصیل انعام (اول دویم سوم چہارم) |
|---|---|---|---|---|---|
| نرگاوان | سب سے عمدہ سانڈ واسطے بڑھانے نسل مویشی کے | للعہ عہ ۔ ۔ | بیل | سب سے عمدہ واسطے بارکشی گاڑی وغیرہ | عہ عہ ۔ ۔ |
| ایضاً | چھہ و آٹھہ دانت والے | عہ عہ ۔ | | چھہ و آٹھہ دانت | |
| نرگاوان | سب سے عمدہ بچہ نرگاو چھہ دانت و آٹھہ دانت | للعہ عہ ۔ | ایضاً | چارو دو دانت | عہ ملے ۔ |
| ایضاً | چار دانت | عہ عہ ۔ | ایضاً | سواسطے ہل باہی چھہ دانت و آٹھہ دانت | عہ عہ ۔ |
| مادہ گاوان | عمدہ مادہ گاو واسطے بڑھانے نسل مویشی کے چھہ و آٹھہ دانت | للعہ عہ ۔ | ایضاً | چار دانت دو دانت | عہ ملے ۔ |
| | | | ایضاً | گوسالہ پروردہ | صہ ۔ ۔ |
| ایضاً | چار دانت | عہ عہ ۔ | شتر | باربرداری چار سال اور اوپر | عہ عہ ملے ۔ |
| ایضاً | سب سے عمدہ مادہ گاو شیردار چھہ و آٹھہ دانت | للعہ عہ ۔ ۔ | بکرہ | سب سے عمدہ بکرہ | صہ للعہ ۔ |
| ایضاً | چار دانت | عہ عہ ۔ | بکری | سب سے عمدہ بکری | صہ للعہ ۔ |
| ایضاً | دو دانت مع بچہ | عہ عہ ۔ | مینڈھہ | سب سے عمدہ مینڈھہ | عہ ملے ۔ |
| گاومیش | جاموش چھہ و آٹھہ دانت | صہ عہ ۔ | بھیڑ | بھیڑونکا گلہ جسمیں بیس فربہ بھیڑ سے کم نہ ہوں | صہ عہ ۔ |
| ایضاً | چارو دو دانت | عہ عہ ۔ | | | |
| گاومیش | گاومیش چھہ و آٹھہ دانت | صہ عہ ۔ | خر | سب سے عمدہ گدھا کسی عمر کا | عہ صہ ۔ |
| ایضاً | چارو دو دانت | عہ عہ ۔ | خچر | سب سے عمدہ نر یا مادہ کسی عمر کا | عہ صہ ۔ |

اگر کوئی تمام بباعث ناقص مویشی کے دینے کے قابل نہوگا تو کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ انعام نہ دیوے یا اسکو اسطرح سے تقسیم کرے اور اس قسم کی مویشی کو تقسیم کرے جس قدر کہ کمیٹی مناسب سمجھے فقط

دستخط ڈبلیو کولڈسٹریم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع ہوشیارپور

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا